10234- سودی قرض سے مسجد کی خریداری کا حکم

سوال

ہم مغربی مسلمانوں کا ایک گروپ جرمنی میں مقیم ہیں، اور ہمارے پاس سب نمازوں، جمعہ اور عیدین کی نمازیں ادا کرنے کے لیے ایک جگہ ہے جو ہم نے کرایہ پر حاصل کر رکھی ہے، ۔۔ الحمد للہ ۔۔ اس میں نماز ادا کرنے والوں کی کثرت کی بنا پر جرمنی کی حکومت نے ہمیں اس جگہ میں نماز کی ادائیگی سے منع کر دیا ہے، کیونکہ یہ جگہ تنگ ہے اور غیر مناسب جگہ پر واقع ہے، ہم نے شہر سے باہر ایک بہت بڑی جگہ خریدنے کا ارادہ کیا ہے، اور جرمنی کی حکومت بھی اس کی خریداری پر موافق ہے، اس کی قیمت ساڑھے تین ملین مارک ہے، لیکن ہمارے پاس صرف ڈیڑھ ملین مارک کی رقم ہے، تو کیا یہ جگہ خریدنے کے لیے ہم بنک سے سود پر قرض لے سکتے ہیں ؟ اور کیا یہ ضرورت میں شامل ہو گا ؟

اور اگر یہ سود کے ذریعہ خریدی جائے تو کیا اس شہر میں نماز کے لیے اور جگھوں کی موجود ہونے کے باوجود اس میں نماز ادا کرنا جائز ہوگی ؟

اس بارہ میں ہمیں فتوی سے نوازیں اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے .

پسندیدہ جواب

آپ لوگوں کے لیے
سود پر قرض حاصل کرنا جائز نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے سود حرام کیا ہے،
اور اس پر بہت شدید اور سخت قسم کی وعید سنائی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے سود خور، اور سود کھلانے والے، اور اس کے دونوں گواہوں، اور سود لکھنے والے پر
لعنت فرمائی ہے .

سود کسی بھی حالت میں حلال اور مباح
نہیں، اور جس جگہ کی طرف آپ اشارہ کر رہے ہیں وہ جگہ نہ خریدیں، لیکن اگر آپ لوگوں
میں اسے خریدنے کے لیے مالی استطاعت ہے تو پھر خرید لیں، لیکن سود پر قرض حاصل نہ
کریں، اور آپ لوگ اپنی استطاعت کے مطابق سب اکٹھے ہو کر یا پھر علیحدہ علیحدہ
جماعتوں میں کئی ایک جگھوں میں نماز باجماعت کا اہتمام کرتے ہوئے نماز ادا کریں.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے،
اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ
کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے .